روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
جلد 47-82 نمبر 182 | منگل 15 ربیع الثانی 1418ھ 19 ظہور 1376ش 19 اگست 1997ء

اخلاقِ فاضلہ یہ ہیں کہ بغیر کسی معاوضہ کے بنی نوع کی خدمت کی جائے

دنیا میں اس زمانہ میں نفاق بہت بڑھ گیا ہے بہت کم ہیں جو اخلاص رکھتے ہیں۔ اخلاص اور محبت شعبہ ایمان ہے۔ آپ کو خدا آپ کی محبت اور اخلاص کا اجر دے اور تقویت عطا کرے۔ اخلاق فاضلہ اسی کا نام ہے بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے۔ اسی کا نام انسانیت ہے ادنیٰ صفت انسان کی یہ ہے کہ بدی کا مقابلہ کرنے یا بدی سے درگذر کرنے کی بجائے بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کی جاوے۔ یہ صفت انبیاء کی ہے اور پھر انبیاء کی صحبت میں رہنے والے لوگوں کی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 571)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے بے شمار جلووں کے ہمراہ

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ میں 22 ہزار سے زائد حاضری‘ بوسنین‘ البانین اور عرب احباب کے الگ الگ جلسوں کا پہلی بار انعقاد

اڑھائی ہزار نومبایعین کی شمولیت‘ احمدیہ ٹیلی ویژن پر تمام کارروائی لائیو دکھائی گئی

البانین‘ عرب اور بوسنین احباب کے ساتھ مجالس عرفان اور اردو میں بھی مجلس عرفان کا انعقاد

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا روح پرور اختتامی خطاب‘ جماعت جرمنی کے لئے خوشنودی کا اظہار

جرمنی: 17۔ اگست 1997ء۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے بے شمار جلووں کے ہمراہ جماعت احمدیہ جرمنی کا 22واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی سے تین روز 15 تا 17۔اگست 1997ء تک جاری رہنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اختتامی خطاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔

حضرت صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاضری 22 ہزار 22 رہی (22022) جبکہ گزشتہ سال 1996ء میں یہ حاضری 21‘500 تھی امسال خدا کے فضل سے اڑھائی ہزار نومبایعین نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی۔ اس سال پہلی بار بوسنین‘ البانین اور عرب احباب کے لئے الگ الگ شامیانوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں ان کے ساتھ حضرت صاحب کی مجالس عرفان بھی منعقد ہوئیں اور دیگر پروگرام بھی الگ الگ ہوتے رہے اور اصل مرکزی شامیانہ میں مرکزی جلسہ کا پروگرام بھی جاری رہا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 15۔اگست 1997ء کو جمعہ کے خطبہ کے ذریعے جلسہ کا افتتاح فرمایا جس کے بعد اسی روز شام کو اردو میں حضرت صاحب کی مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ اگلے روز حضرت صاحب نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ جو مردوں کی جلسہ گاہ میں بھی سنایا گیا۔

آخری روز یعنی 17۔اگست 1997ء کو حضرت صاحب نے جلسہ کے آخری سیشن سے اختتامی خطاب فرمایا جو قریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہا۔

حضرت صاحب کا اختتامی خطاب

حضرت صاحب نے تلاوت و نظم کے بعد پاکستان کے وقت کے مطابق شام ساڑھے سات بجے (جرمن وقت ساڑھے چار بجے سہ پہر) اپنے خطاب کا آغاز فرمایا جس میں امسال کی خوشکن حاضری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ پہلا جلسہ جرمنی جس میں شامل ہوا تھا اس کی حاضری ہزار بارہ سو کے لگ بھگ تھی آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے صرف نومبایعین کی حاضری اڑھائی ہزار ہے۔ اللہ چاہے تو وہ آپ کی جماعت کو ترقی پر ترقی دیتا چلا جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج نومبایعین کی تربیت ہمارا اصل کام ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ہم یہ کام کس طرح کر سکیں گے۔ لیکن میری حیرت کا رخ توکل کی طرف پھر جاتا ہے۔ اور یقین ہوتا ہے کہ وہی خدا اس کی توفیق دے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس پہلو سے میں جرمنی کی جماعت سے بہت خوش ہوں۔ انہوں نے نومبایعین کی تربیت کے ضمن میں اچھا کام کیا ہے حضرت صاحب نے فرمایا ان قوموں کی تربیت کریں تو انہی لوگوں نے آگے جا کر اور لوگوں کی تربیت کرنی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کام تو عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ اس میں کوئی ریٹائرمنٹ نہیں۔ اللہ جتنا چاہے گا بوجھ ہلکا کرتا چلا جائے گا۔ ہمارے کندھے تو محض دکھاوے کے طور پر بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اصل تو بوجھ خود خدا تعالیٰ نے اٹھا رکھا ہے۔

حضرت صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت بانی سلسلہ کی تقریر جلسہ 1897ء کے اقتباسات کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ 1897ء کے موقع پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو تقاریر فرمائی تھیں ان میں توحید کا ذکر شروع کر کے درجہ بدرجہ کمال پر پہنچایا۔ عام روزمرہ کی ذمہ داریاں بیان کیں اور پھر توحید کی بات شروع کی۔

حضرت صاحب نے فرمایا لندن کے جلسہ 1997ء میں یہیں تک کی بات بیان ہو سکی تھی آج جرمنی کے جلسہ میں اس بات کو آگے بڑھاتا ہوں۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا توحید باری تعالیٰ کا بنیادی مضمون جسے ہر احمدی کو اور خصوصاً ان

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ سعدیہ ثروت صاحبہ بنت مکرم ظہور احمد صاحب واہ کینٹ کا نکاح مکرم ناصر محمود احمد صاحب ابن مکرم ملک رفیق احمد صاحب ڈیفنس لاہور کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مبشر محمود صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 13- جولائی 1997ء کو پڑھا۔ عزیزہ سعدیہ ثروت حضرت میاں نظام الدین صاحب (رفیق بانی سلسلہ) آف چانگریاں ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم ناصر محمود احمد صاحب مکرم ملک محمد طفیل صاحب ٹمبر مرچنٹ قادیان کے پوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ مکرم فاروق احمد صاحب ابن مکرم طاہر احمد صاحب ظفر فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے 26- مئی 1997ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام نعمانہ فاروق عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ عزیزہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ فیصل آباد کی پڑپوتی اور مکرم شیخ خورشید احمد صاحب ابن مکرم شیخ عزیز احمد صاحب کہکشاں پرفیومری فیصل آباد کی نواسی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نصر اللہ صاحب زعیم انصار اللہ دارالنصر غربی ب ربوہ (نیوز ایجنٹ "جنگ") مورخہ 97-8-16 کو اڑھائی بجے دوپہر اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئیں۔ اگلے روز جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری زعیم اعلیٰ انصار اللہ نے کروائی۔ موصوفہ کی عمر 36 سال تھی۔ انہوں نے اپنی یادگار 3 بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ احباب انکی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے کہ فلاں گناہ میں کرتا تھا اب آئندہ وہ گناہ نہیں کروں گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

19- ظہور 1376 ھش   19- اگست 1997ء

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ 1997ء' جو ان کا 22 واں قومی جلسہ سالانہ تھا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی اور کامرانی کے نئے سنگ میل نصب کرتا ہوا 15 سے 17- اگست 1997 تک جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہو گیا۔ اور ہم سب احمدیوں پر ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات و افضال کا شکر واجب کر دیا۔ خدا کرے کہ ہم اللہ کا بے حد و حساب شکر کرنے والے ہوں اور مولا کریم کے افضال پہلے سے بڑھ چڑھ کر سمیٹنے والے ہوں۔ آمین۔

اس جلسہ سالانہ کی خاص بات یہ تھی کہ پہلی بار تین علیحدہ شامیانوں میں بوسنین' البانین' اور عربی زبان بولنے والے احباب کے لئے الگ الگ انتظام کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مرکزی جلسہ گاہ میں ہونے والی تقاریر کے تراجم کا جو بندوبست کیا جاتا ہے وہ ہیڈ فون کے ذریعے ایک ایک سُننے والے کے کانوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس طرح شامل ہونے والے ہر شخص کے لئے ایک ہیڈ فون کی ضرورت ہوتی ہے اور اب چونکہ بوسنین' البانین اور عربوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ ایک ایک شخص کے لئے ہیڈ فون مہیا کرنا مشکل ہو رہا تھا لہٰذا بہتر یہی سمجھا گیا کہ ایک زبان کا علیحدہ شامیانہ لگا کر لاؤڈ سپیکر پر ہی ترجمہ نشر کر دیا جایا کرے۔ پچھلے سال ہی اس انتظام کی ضرورت محسوس ہو گئی تھی لہٰذا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے گذشتہ سال ہی اس علیحدہ طرز کے جلسوں کی ہدایت فرما دی تھی جس پر اس سال کامیابی سے عمل ہوا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی کامیابیوں کے جو نئے پہلو سامنے آتے رہتے ہیں اور جو بہت سے ابھی پردۂ غیب میں ہیں سب ہی اللہ کی حمد اور تسبیح کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مواصلات کے جدید ترین ذرائع یعنی انٹرنیٹ' ای میل اور کمپیوٹر سے منسلک نظام جماعت احمدیہ کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور ہر صاحبِ عرفان احمدی جانتا ہے کہ دنیا کی ساری سائنسی ترقی جماعت احمدیہ کی خادم ہے اور فی الحقیقت اس بات کو یوں سوچا جا سکتا ہے کہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں ہر سال اربوں ڈالر' پاؤنڈ اور مارک خرچ کر کے جو نت نئی سائنسی ریسرچ اور دریافتیں ہو رہی ہیں یہ ساری طاقتیں اور وسائل اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی کامیابی کے لئے وقف کر رکھے ہیں۔ یہ اربوں ڈالروں کی تحقیقات یہ بھاری بھرکم ادارے جو کئی کئی منزلہ عمارتوں میں دن رات تحقیق کا کام کر رہے ہیں۔ ان کے لاکھوں ڈالر کے مشاہرے اور سارے عظیم الشان نظام کس کے لئے ہیں' بلاشک و شبہ ایک صاحبِ بصیرت احمدی جانتا ہے کہ یہ ساری خدمات اور تحقیقات جماعت احمدیہ کے لئے ہیں' اللہ کے لئے ہیں' اللہ کا پیغام دنیا بھر میں پہنچانے کے لئے ہیں۔

ان ذرائع ابلاغ اور ذرائع مواصلات کا فی الوقت بہت غلط استعمال بھی کیا جا رہا ہے اور دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ جن میں ترقی پذیر ممالک کے ذرائع ابلاغ بھی نمایاں طور پر شامل ہیں اس کا سخت ہولناک طریق پر غلط استعمال کر رہے ہیں لیکن یہ سارے ویسے ہی جماعت احمدیہ کی عالمی جدوجہد کے سامنے ایک دن خس و خاشاک کی طرح بہہ جائیں گے اور اگر کسی کی چشمِ تصوّر ہمارا ساتھ دے سکتی ہے تو وہ آج سے سو سال بعد کا نقشہ سامنے لے آئے جب دنیا کے ممالک میں کروڑوں اربوں کی آبادیاں بے حیائی کے ان نظاروں کے خلاف متحد ہو چکی ہونگی اور دنیا کی بیسیوں بلکہ سینکڑوں زبانوں سے احمدیہ ٹیلی ویژن کی عالمی نشریات جاری ہونگی۔ اللہ کی حمد کے ترانے جو آج اکیلا احمدیہ ٹیلی ویژن گا رہا ہے اس وقت ملکوں ملکوں کے ٹیلی ویژن نیٹ ورک احمدیہ ٹیلی ویژن کے نیٹ ورک کا حصہ بن چکے ہونگے۔ یہ کتنا حسین نظارہ ہوگا اگلی صدی میں جو لوگ ہونگے وہ جب یہ حسین نظارہ کریں تو ہم لوگوں کی آرزوؤں اور اُمنگوں کو بھی یاد رکھیں جو ان دِنوں کی آمد کا انتظار اپنے سپنوں میں کرتے رہے ہیں۔

لیکن اب تو یہ سپنے' محض سپنے نہیں رہے۔ اب تو چشمِ تصوّر چشمِ حقیقت میں ڈھلتی جا رہی ہے۔ جرمنی کی سرزمین پر مختلف اقوامِ عالم کا جو حیرت انگیز اجتماع اس سال ہوا ہے اور جو اب اللہ نے چاہا تو ہر سال ہوا کرے گا اور ہر سال پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہوگا' وہ آنے والے دور کی دھندلی نہیں بلکہ بڑی واضح تصویر دکھا رہا ہے۔

قارئین کرام! ہم تو سارے انقلاب اپنی آنکھوں کے سامنے جنم لیتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ ذرا پہلے جلسہ سالانہ میں شریک ان 75 فدائیوں کے جذبوں اور دِلوں کی حسرتوں کا تصوّر کریں جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہمراہ آنے والے وقتوں کی پیش خبریاں سُن کر صرف دل ہی دل میں خوش ہوتے تھے۔ لیکن ان کے ایمان کی طاقت گواہی دیتی تھی کہ ان کی چشمِ تصوّر وا کرنے کے لئے کسی لمبی چوڑی کوشش کی ضرورت نہیں۔ پیارے اور محبوب حضرت بانی سلسلہ کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ ان کے نزدیک دنیا کی سب سے بڑی سچائی تھی جس کے پورا ہونے میں انہیں ذرہ بھر بھی شُبہ نہ تھا۔

پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی دِلی تڑپ اور بیقرار تمناؤں سے معمور خطابات اور تقاریر کو ذہن میں لائیں۔ اللہ کے دین کی کامیابی اور دنیا بھر میں اس کے غلبہ کے لئے کتنی دیوانہ وار تڑپ ان میں موجود ہوا کرتی تھی۔ پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا یقین سے بھرپور لہجہ اور اعتماد یاد کریں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرمایا کرتے تھے کہ دوسری صدی غلبہ دین حق کی صدی ہوگی اور آج جماعت احمدیہ کی دوسری صدی شروع ہونے کے ساتھ ہی دین اللہ میں افواج کے داخل ہونے کے نظارے نظر آنے لگ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور اللہ کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اب گلوبل ٹیم لاؤ کام میں
اور کرو دعوت الی اللہ چار سُو
اب تعاقب کا ارادہ چھوڑ کر
کر رہے ہیں لوگ ہم سے گفتگو

ابو الاقبال

1897ء کے جلسہ سالانہ پر

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پہلی تقریر

(فرمودہ 25-دسمبر1897ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا:-

تقویٰ کی بابت نصیحت اپنی جماعت کی خیرخواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے' کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔(-)

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ (-) ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں' کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُوبہ دنیا تھے' ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہویا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے۔ بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں' تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے۔ جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے' لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسااوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ لا الہ الا اللہ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رُوبدنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

قول و فعل میں مطابقت اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہو گا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہو گا۔

پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آتے ہیں' اسی لئے کہ تخمریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے۔ اور زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے وہ پروا نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی' ہر طرح فتح کی امید تھی' لیکن پھر بھی آنحضرت ﷺ رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدہ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔

برکات تقویٰ پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار (کلام الٰہی) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا (-) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں' یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے' لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا' تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا۔ تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔(-) لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے' وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور میں حارج ہوں۔

متقی کے لئے روحانی رزق ایسا ہی اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ یہاں میں معارف کے رزق کا ذکر کروں گا۔

آنحضرت ﷺ کو باوجود امی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا' جس میں اہل کتاب' فلاسفر اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے' لیکن آپ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپ ُسب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔

یہ روحانی رزق تھا جس کی نظیر نہیں۔ متقی کی شان میں دوسری جگہ یہ بھی آیا ہے (-) اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جو متقی ہیں یعنی خدا تعالیٰ کے دوست۔ پس یہ کیسی نعمت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے خدا کا مقرب کہلائے۔ آج کل زمانہ کس قدر پست ہمت ہے۔ اگر کوئی حاکم یا افسر کسی کو یہ کہہ دے کہ تو میرا دوست ہے' یا اس کو کرسی دے اور اس کی عزت کرے' تو وہ شیخی کرتا ہے۔ فخر کرتا پھرتا ہے' لیکن اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے (-) کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کر لیتا ہے۔

فرائض و نوافل انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض دوسرے نوافل' فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا۔ یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں' یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور تکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے۔ مثلاً (تزکیہ مال) کے علاوہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔

ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہو بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے' اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں' مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہو گا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا' تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی (-) اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے' تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا' لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے۔ وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسااوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں۔ وہ گویا اس میں محو ہیں سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے۔ وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے' لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہو گا۔

متقی کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں' لیکن متقی بچائے جاتے ہیں' بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں' لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔

متقی کو اسی دنیا میں بشارتیں ملتی ہیں متقی کے لئے ایک اور بھی وعدہ ہے (-) یعنی جو متقی ہوتے ہیں' ان کو اسی دنیا میں بشارتیں سچے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں' بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ صاحب مکاشفات ہو جاتے ہیں۔ مکالمتہ اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ وہ بشریت کے لباس میں ہی ملائکہ کو دیکھ لیتے ہیں۔ جیسے کہ فرمایا (-) یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت دکھاتے ہیں' یعنی ابتلاء کے وقت ایسا شخص دکھلا دیتا ہے کہ جو میں نے منہ سے وعدہ کیا تھا' وہ عملی طور سے پورا کرتا ہوں۔

ابتلا ضروری ہے ابتلا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت کی' ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ مفسروں کی غلطی ہے کہ فرشتوں کا اترنا نزع میں ہے۔ یہ غلط ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دل کو صاف کرتے ہیں اور نجاست اور گندگی

> ## ایک اچھی بات
> زندگی میں خدا کو یاد رکھیں تو اولاد پر بھی وہ یاد اثر انداز ہوگی۔ اور اچھی تربیت کی توفیق ملے گی۔ اور مرنے کے بعد بھی دعائیں کام آئیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے' جو اللہ سے دور رکھتی ہے' اپنے نفس کو دور رکھتے ہیں۔ ان میں سلسلہ الہام کے لئے ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے۔ پھر متقی کی شان میں ایک اور جگہ فرمایا (-) یعنی جو اللہ کے ولی ہیں ان کو کوئی غم نہیں۔ جس کا خدا متکفل ہو اس کو کوئی تکلیف نہیں۔ کوئی مقابلہ کرنے والا ضرر نہیں دے سکتا۔ اگر خدا ولی ہو جائے۔ پھر فرمایا (-) یعنی تم اس جنت کے لئے خوش ہو جس کا تم کو وعدہ ہے۔

کلام الٰہی کی تعلیم سے پایا جاتا ہے کہ انسان کے لئے دو جنت ہیں۔ جو شخص خدا سے پیار کرتا ہے کیا وہ ایک جلنے والی زندگی میں رہ سکتا ہے؟ جب اس جگہ ایک حاکم کا دوست دنیوی تعلقات میں ایک قسم کی بہشتی زندگی میں ہوتا ہے۔ تو کیوں نہ ان کے لئے دروازہ جنت کا کھلے جو اللہ کے دوست ہیں' اگرچہ دنیا پر از تکلیف و مصائب ہے' لیکن کسی کو کیا خبر وہ کیسی لذت اٹھاتے ہیں؟ اگر ان کو رنج ہو تو آدھ گھنٹہ تکلیف اٹھانا بھی مشکل ہے' حالانکہ وہ تو تمام عمر تکلیف میں رہتے ہیں۔ ایک زمانہ کی سلطنت ان کو دے کر ان کو اپنے کام سے روکا جاوے تو کب کسی کی سنتے ہیں؟ اس طرح خواہ مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں' وہ اپنے ارادہ کو نہیں چھوڑتے۔

کامل نمونہ اخلاق

(-) ہادی کامل کو یہ دونوں باتیں دیکھنی پڑیں۔ ایک وقت تو طائف میں پتھر برسائے گئے۔ ایک کثیر جماعت نے سخت سے سخت جسمانی تکلیف دی' لیکن آنحضرت ﷺ کے استقلال میں فرق نہ آیا۔ جب قوم نے دیکھا کہ مصائب و شدائد سے ان پر کوئی اثر نہ پڑا۔ تو انہوں نے جمع ہو کر بادشاہت کا وعدہ دیا۔ اپنا امیر بنانا چاہا۔ ہر ایک قسم کے سامان آسائش مہیا کر دینے کا وعدہ کیا۔ حتیٰ کہ عمدہ سے عمدہ بی بی بھی۔ بدیں شرط کہ حضرتؐ بتوں کی مذمت چھوڑ دیں۔ لیکن جیسے کہ طائف کی مصیبت کے وقت ویسی ہی اس وعدہ بادشاہت کے وقت حضرتؐ نے کچھ پروانہ کی اور پتھر کھانے کو ترجیح دی۔ سو جب تک خاص لذت نہ ہو' تو کیا ضرورت تھی کہ آرام چھوڑ کر دکھوں میں پڑتے۔

یہ موقع سوا رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے کسی اور نبی کو نہ ملا کہ ان کو نبوت کا کام چھوڑنے کے لئے کوئی وعدہ دیا گیا ہو۔ مسیحؑ کو بھی یہ امر نصیب نہ ہوا۔ دنیا کی تاریخ میں صرف آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہی یہ معاملہ ہوا کہ آپؐ کو سلطنت کا وعدہ دیا گیا اگر آپ اپنا کام چھوڑ دیں۔ سو یہ عزت (-) رسول ﷺ کے ساتھ ہی خاص ہے۔ اسی طرح (-) ہادی کامل کو دونوں زمانے تکلیف اور فتح مندی کے نصیب ہوئے' تاکہ وہ دونوں اوقات میں کامل نمونہ اخلاق کا دکھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لئے چاہا ہے کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں بعض وقت دنیوی لذات' آرام اور طیبات کے رنگ میں۔ بعض وقت عسرت اور مصائب میں تاکہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھا سکیں۔ بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں۔ (-) نبی کریم ﷺ کو یہ دونوں باتیں میسر آئیں۔ سو جس قدر آپؐ کے اخلاق پیش کر سکیں گے۔ کوئی اور قوم اپنے کسی نبی کے اخلاق پیش نہ کر سکے گی۔ جیسے مسیحؑ کا صرف صبر ظاہر ہو سکتا ہے کہ وہ مار کھاتا رہا۔ لیکن یہ کہاں سے نکلے گا کہ ان کو طاقت نصیب ہوئی۔ وہ نبی بے شک سچے ہیں۔ لیکن ان کے ہر قسم کے اخلاق ثابت نہیں۔ چونکہ ان کا ذکر کلام الٰہی میں آگیا۔ اس لئے ہم ان کو نبی مانتے ہیں۔ والّا انجیل میں تو ان کا کوئی ایسا خلق ثابت نہیں۔ جیسے اولوالعزم انبیاء کی شان ہوتی ہے۔ ایسا ہی (-) ہادی کامل بھی اگر ابتدائی تیرہ برس کی مصائب میں مرجاتے' تو ان کے اور بہت سے اخلاق فاضلہ (-) ثابت نہ ہوتے' لیکن دوسرا زمانہ جب فتح کا آیا اور مجرم آپؐ کے سامنے پیش کئے گئے تو اس سے آپؐ کی صفت رحم اور عفو کا کامل ثبوت ملا اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ آپ کے کام کوئی جبر پر نہ تھے۔ نہ زبردستی تھی' بلکہ ہر ایک امر اپنے طبعی رنگ میں ہوا۔ اسی طرح آپؐ کے اور بہت سے اخلاق بھی ثابت ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا کہ (-) کہ ہم اس دنیا میں بھی اور آئندہ بھی متقی کے ولی ہیں۔ سو یہ (-) بھی تکذیب میں ان نادانوں کے ہے۔ جنہوں نے اس زندگی میں نزول ملائکہ سے انکار کیا۔ اگر نزع میں نزول ملائکہ تھا' تو حیٰوۃ الدنیا میں خدا تعالیٰ کیسے ولی ہوا۔

(ملفوظات جلد اول ص 7 تا 12)

خدا تعالیٰ جو غیر محدود اختیارات رکھتا ہے اس کے حکم کی خلاف ورزی میں ذلت بھی طویل ہوگی۔ گو یہ سچ ہے کہ (-) میری رحمت میری غضب سے بڑھی ہوئی ہے۔ مگر جیسی کہ اس کی طاقتیں وسیع ہیں اسی انداز سے نافرمان کی ذلت بھی ہونی چاہئے۔ اور ہوگی۔ ہاں بہت سی سزائیں ایسی ہیں کہ انسان ان کو دیکھتا ہے اور بہت سی سزائیں ایسی ہیں کہ ان کو نہیں دیکھ سکتے تو غرض یہ ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ خدا کے قانون اور حکم کی اگر پرواہ نہ کریں گے تو کیا نقصان ہے؟ نہیں نہیں خبردار ہو جاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

بقیہ صفحہ 5

ہزار امریکن ڈالر ہوا۔ جس کی ادائیگی سے میں محفوظ رہا۔ مجھے نئی گاڑی مل گئی۔ میری ملازمت برقرار رہی۔ جو پنشن پر منتج ہوئی۔ میں نے اگلے روز ان محسنوں کے ایڈریس معلوم کر کے ان کی رہائش گاہوں پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ پاکستان فون کر کے اپنی بیوی کو کہا کہ دس ہزار روپے پاکستانی کسی بیوہ کو خاموشی سے ادا کر دے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کیا جائے۔ چنانچہ میری بیوی نے اس پر عمل کیا۔ اور آج تک اس بیوہ کا نام صرف میں اور میری بیوی جانتے ہیں۔ اس بیوہ نے اپنی نوجوان بیٹی کی شادی اسی رقم سے کی۔ جو آج صاحب اولاد ہے اور اس کا خاوند چند ہفتہ پہلے کینیڈا چلا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی اپنے فضل سے نواز دیا ہے۔

کشکولِ کاغذ

میں تری شاعرہ مَیں بھکارن تری
اپنا کشکولِ کاغذ اٹھائے ہوئے
آگئی پھر تری محفلِ ناز میں
شاعری کو بہانہ بنائے ہوئے
مَیں تری شاعرہ

شاعرۂ امامت میں جب سے بنی
نام کتنا مرا معتبر ہو گیا
اس حوالے سے کتنی ملیں عزّتیں
لہجہ کتنا مرا پُر اثر ہو گیا
مَیں تری شاعرہ

میں نے تیرے لئے جتنے نغمے لکھے
میرا خونِ جگر ان میں شامل رہا
تیرے در پہ یُونہی میں صدا زن رہی
تُو مری ہر مسافت کی منزل رہا
مَیں تری شاعرہ

جب بھی پردیس کی کالی راتیں مجھے
اپنی تاریکیوں سے ڈرانے لگیں
مشعلیں تیرے جلوۂ پُر نُور کی
میری راہوں کو روشن بنانے لگیں
مَیں تری شاعرہ

میری سوچوں میں جتنی بھی رعنائی تھی
میں نے منسوب کر دی ترے نُور سے
کھول کر آنکھ مَیں اپنے احساس کی
تیرا دیدار کرتی رہی دُور سے
مَیں تری شاعرہ

آج لیکن مری شامِ تنہائی میں
کوئی تارا نہیں کوئی جگنو نہیں
دشتِ دل میں بگولے ہیں حالات کے
کسی اُمید کا شوخ آہُو نہیں
مَیں تری شاعرہ

شاعرہ آئی ہے تیری در پہ ترے
آج بہرِ دعا دیکھ روتی ہوئی
اپنے نغمات کو صورتِ التجا
آنسوؤں کی نمی میں ڈبوتی ہوئی
مَیں تری شاعرہ

سامنا شہرِ بیگانہ کی شام کا
کھول کر کوئی کھڑکی کہاں تک کرے
ایک پیکر کہ جو دشت سے خواب کے
ننگے پاؤں سفر شہرِ جاں تک کرے
مَیں تری شاعرہ

سُولیوں اور صلیبوں کے اس دیس میں
میرا معصوم کب تک اکیلا رہے
شہرِ ظلم و ستم میں جہاں چار سُو
سنگباروں کا ہر وقت میلا رہے
مَیں تری شاعرہ

میرے لہجوں میں کراہتا ہے کوئی
میرے ہر گیت کی تان میں درد ہے
شہر بیگانہ کے باسیوں کی طرح
شامِ غم کا رویّہ بہت سرد ہے
مظہرِ نور اربعہ تری شاعرہ
مَیں تری شاعرہ

طیبہ زین

طارق محمود سدھو لیکچرار زوالوجی ربوہ

نظام تعلیم اور تبدیلیوں کی ضرورت

تعلیم ایک ایسا عنصر ہے جس سے کسی بھی انسان کے اندر اس کی خفیہ صلاحیتیں ترقی پاتی ہیں۔ قومیں دولت سے نہیں ہمیشہ انسانوں سے بنتی ہیں اور انسان بنا تعلیم کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اچھی تعلیم ایک اچھا تعلیمی نظام ہی دے سکتا ہے بوسیدہ تعلیمی نظام بوسیدہ تعلیم کے ذریعے ایک مفلوج قوم کے سوا کچھ اور نہیں دے سکتا۔ ہمارا بوسیدہ اور قدیم نظام تعلیم غیر قوموں کے لئے کلرک اور خدمت گزار اور غیر تعلیم یافتہ ڈگری ہولڈرز پیدا کر رہا ہے۔ حالانکہ اسے اپنی صدیوں پیچھے قوم اور معاشرے کی اصلاح اور ترقی کے لئے نئے سے نئے چراغ روشن کرنے چاہئیں۔ اگر ایسا کوئی چراغ روشن ہو بھی جائے وہ یا تو غیر قوموں کا حصہ بن جاتا ہے۔ یا انہیں افسر شاہی اور انتظامی امور کی کشش اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔

اس چیز سے انکار ممکن نہیں کہ ایک ڈگری ہولڈر اور ایک تعلیم یافتہ شخص میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ان ڈگری ہولڈرز میں تعلیمی احساس نام کو بھی نہیں یہ اپنے وطن کو سنوارنا نہیں جانتے۔ ہمارا ملک ایک ترقی پذیر ملک ہے ابھی اسے ترقی یافتہ بننے کے لئے زندگی کے تمام شعبوں میں بے شمار ماہرین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کی ضرورت ہے اور ایسے افراد ایک بہتر نظام تعلیم سے ہی پیدا ہو سکتے ہیں پاکستان میں غربت کی وجہ سے جہالت بہت زیادہ ہے کیونکہ غربت کا جہالت سے گہرا تعلق ہے۔ لہٰذا تعلیمی پسماندگی دور کرنے کے ساتھ ساتھ بہتر معاشی حالات پیدا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

نظام تعلیم کے بوسیدہ ہونے کی وجہ بہتر تعلیمی پالیسی کا فقدان ہی نہیں بلکہ مروجہ پالیسی پر عمل درآمد اور تعلیمی روح کا بھی فقدان ہے اور دوسرا یہ کہ یہ نظام شروع ہی سے اتنا توجہ طلب نہیں رہا اور نہ ہی اس کے لئے وافر مقدار میں فنڈز موجود ہیں۔ زیادہ فنڈز ان شعبوں کے لئے مخصوص ہیں جن کے نتائج فوری حاصل ہونے والے ہوں لیکن تعلیم ایک ایسا شعبہ ہے جہاں روپیہ لگا کر قطعی نتائج حاصل کرنے کے لئے ایک طویل عرصہ انتظار کرنا پڑتا ہے اور اس انتظار کی متحمل ہماری قوم نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں کرپشن' جرائم اور غیر قانونی ذرائع کا استعمال ایک نامکمل اور نہایت ہی کمزور تعلیمی نظام کی عکاسی کرتے ہیں۔

کسی بھی تہذیب کی خصوصیات اس کے اساتذہ سے پہچانی جاتی ہیں کیونکہ اساتذہ کسی بھی معاشرے یا قوم یا ملک کے وہ چراغ ہوتے ہیں جو اندھیروں کو اجالا بخشتے ہیں اور اپنی علمی لو سے ایسے نقوش چھوڑتے ہیں جو دوسروں کے لئے مشعل راہ ہوں۔ نہ صرف یہ کہ اساتذہ تعلیمی نظام کا حصہ ہوتے ہیں بلکہ نظام تعلیم کی بنیاد ہی اساتذہ پر ہوتی ہے کیونکہ تعلیمی نصاب' انتظامیہ اور ادارے اپنی جگہ اہم اور صحیح ہو سکتے ہیں لیکن استاد کے بغیر یہ تمام چیزیں بے معنی ہیں۔ کسی بھی تعلیمی نظام کی ترقی کے لئے صرف یہی ضروری نہیں کہ اساتذہ تربیت یافتہ اور اہل ہوں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ معاشی طور پر مستحکم ہوں تاکہ وہ اپنی معاشی پریشانیوں سے بالا ہو کر تعلیم و تدریس کی طرف توجہ دیں کیونکہ ایک بھوکے انسان سے اخلاقی اور تعلیمی درس لینے اور دینے کی توقع بے معنی ہے اور اس پر یہ ستم ظریفی کہ کہ معاشرہ بھی استاد کو ایک جائز مقام دینے کے لئے تیار نہیں۔ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ استاد سے ایک معمولی پولیس کا سپاہی زیادہ قدر و منزلت رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ تعلیمی اداروں کی انتظامیہ اور کلرک بھی استاد کو وہ مقام نہیں دیتے جس کا وہ مستحق ہے۔

اساتذہ پر بھی بہت بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایک بچہ اپنی تعلیمی اور عام معلوماتی مشکلات کا حل استاد کو سمجھتا ہے۔ چونکہ پاکستان میں والدین کی اکثریت ان پڑھ ہے اس لئے بچے ہر مسئلے کے لئے استاد کی طرف رجوع کرتے ہیں اس لئے استاد کی ذمہ داری ہے کہ ان کی صحیح رہنمائی کرے۔ ایک استاد کے لئے اپنے مضمون میں ماہر ہونا ہی کافی نہیں بلکہ اس میں دوسروں کو سکھانے اور تعلیم کی جانب مائل کرنے کی اہلیت بھی ہونی چاہئے۔ اگر استاد اپنے پیشے سے انصاف کرے اور کلاسوں میں ایمانداری کے ساتھ پڑھائے تو طلباء کو اضافی ٹیوشن کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ روز بروز بڑھتا ہوا ٹیوشن کا رجحان سکولوں اور کالجوں میں پڑھائی کے رجحان کو ختم کر رہا ہے۔

جہاں تک نصاب کا تعلق ہے اس میں ایک وسیع تبدیلی کی ضرورت ہے ہمارے ہاں ڈگری کلاسز میں پڑھایا جانے والا نصاب ترقی یافتہ ممالک میں میٹرک لیول تک ہی پڑھا دیا جاتا ہے اس لئے اس میں تبدیلی ناگزیر ہے تاکہ دور جدید کے تقاضوں کے مطابق تعلیم دی جاسکے۔ تعلیمی اداروں میں سیاست کی مداخلت نے تعلیم کو سخت نقصان پہنچایا ہے اب موجودہ صورت حال میں تعلیمی ادارے علم کا گہوارہ بننے کی بجائے سیاست اور تشدد کے اڈے بن چکے ہیں۔ نقل اور بوٹی مافیا عروج پر پہنچ چکا ہے۔ طلباء اب کتاب پڑھنے کی بجائے نقل کی جانب زیادہ توجہ دیتے ہیں اور لوگوں کی اکثریت تعلیمی نظام سے مایوس ہوتی جا رہی ہے۔ لہٰذا اس نظام میں وسیع پیمانے پر انقلابی تبدیلیاں لانے کی ضرورت ہے۔

خدا کی راہ میں شجاع بنو۔ انسان کو چاہئے کہ کبھی بھروسہ نہ کرے کہ ایک رات میں زندہ رہوں گا۔ بھروسہ کرنے والا ایک شیطان ہوتا ہے۔ انسان بہادر بنے۔ یہ بات زور بازو سے نہیں ملتی۔ دعا کرے اور دعا کراوے صادقوں کی صحبت اختیار کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

میاں محمد ابراہیم

برطانیہ کا حالیہ جلسہ سالانہ

محترم مولانا سیفی صاحب جلسہ ہذا کے متعلق لازماً ایک مفصل مضمون لکھیں گے۔ لیکن یہ تو غالباً ان کی پاکستان واپسی پر ہی ممکن ہو گا۔ جس کے فوری طور پر ظہور پذیر ہونے کے کم ہی امکانات ہیں۔ غالباً عزیزم پروفیسر محمد افضل صاحب جو واقعات کو دلچسپ پیرایہ میں پیش کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اور اسی طرح پروفیسر ڈاکٹر پروازی صاحب بھی متذکرہ جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت نہیں پاسکے۔ اسی طرح حقیقت پسندانہ انداز سے لکھنے والے عزیزم بشیر احمد رفیق خان صاحب کو معلوم نہیں اپنے پرانے مداحوں کو ممنون کرنے کا خیال آتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ جلسہ کے متعلق لکھیں تو ان کے اس اقدام کا اللہ نے چاہا تو بہت ہی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا جائے گا۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے ویسے تو ایک حد تک الفضل کی رپورٹنگ کی ضرورت کو کم کر دیا ہے کیونکہ جماعت کے بیشتر افراد براہ راست جماعتی تقاریب کو ٹیلیوژن پر دیکھ کر پریس کی کاوشوں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لیکن الفضل کی ضرورت پھر بھی اپنی جگہ قائم دائم ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے اپنے زمانہ کے معروف اخبار۔ بدر اور الحکم کو اپنے دو بازو قرار دیا تھا۔ اور آجکل ہمارا پیارا الفضل ان کا رول ادا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نہر کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے امام الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں ان کے لئے) نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ امام جماعت اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اپنے روحانی مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے حضرت امام جماعت' جماعت کی علامت اور نمائندہ ہیں۔ جماعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے امام جماعت کو پہچاننے اور آپ کے اشارہ پر دل و جان فدا کر دینے کا جذبہ عطا فرما رکھا ہے۔ جس کی مثال دنیا کی اور کسی تنظیم میں نہیں ملتی۔ ہماری اپنے امام سے عقیدت و محبت یکتا اور منفرد قسم کی ہے۔ اسی جلسہ کے حوالہ سے کہیں۔ تو ہم نے (حضرت صاحب کے جانثاروں نے) جو پروگرام بھی دیکھا۔ اس امید اور آرزو سے کہ یہ سب ستارے حضرت صاحب کے گرد گھومتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب ستاروں کو اور اس سورج کو روشن اور تابناک رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا عبدالباسط۔ ربوہ

ممنونِ احسان

واقعہ یہ ہے کہ مجھے بیرون ملک اپنے فرائض منصبی کے سلسلہ میں کمپنی کے نئے پراجیکٹ کے تعلق سے ایک ضروری میٹنگ میں شامل ہونا تھا۔ یہ میٹنگ میری رہائش سے پچاس کلومیٹر کے فاصلہ پر تھی۔ میری عادت ہے پندرہ بیس منٹ یا بعض اوقات اس سے زیادہ وقت کی گنجائش رکھ کر گھر سے روانہ ہوتا ہوں۔ متوقع مشکلات میں گاڑی کا ٹائر پنکچر ہونا۔ ٹریفک جام ہونا۔ موسم کی خرابی وغیرہ وغیرہ شامل ہیں دوپہر ایک بجے میٹنگ کا مقررہ وقت تھا۔ میں گھر سے بارہ بجے روانہ ہوا ابھی پندرہ منٹ ہی ڈرائیو کر پایا تھا کہ میری گاڑی الٹ گئی اور دو چکر کھا کر سڑک سے بہت دور جا پڑی۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ گاڑی اچانک میرے کنٹرول سے باہر ہو گئی۔!

جب مجھے ہوش آیا تو دو انگریز (برطانوی) میری تباہ شدہ گاڑی کے دروازہ کو جو اوپر کی طرف تھا کھٹکھٹا رہے تھے۔ غالباً ان لوگوں کی کوشش سے ہی مجھے ہوش آیا تھا۔ یہاں یہ بھی بتاتا چلوں اس وقعہ کے بعد گاڑی سائڈ رخ پر پڑی تھی اور میں ڈرائیور سیٹ پر سیفٹی بیلٹ یعنی حفاظتی بند سے لٹکا ہوا تھا۔ احباب جماعت کی سلامتی اور حفاظت کی غرض سے میں یہاں یہ بیان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ جب بھی گاڑی یا ہوائی جہاز میں سوار ہوں تو حفاظتی بیلٹ ضرور باندھیں۔ اس میں ذرا بھر عار محسوس نہ کریں۔ اس ذرا سی غفلت سے ہر سال بے شمار جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اس روز بھی غالباً اللہ تعالیٰ نے میری جان بچانے کا سبب اس سیفٹی بیلٹ کو ہی بنایا تھا۔ میں ذکر کر رہا تھا اپنے انگریز محسنوں کا جنہوں نے میری گاڑی کا شیشہ کھول کر مجھے گاڑی سے نکالا۔ میرا جسم چیک کیا کہ میڈیکل مدد کی ضرورت نہیں۔ گاڑی کا انجن بند کیا جو اس وقت تک چل رہا تھا۔ اور اپنی کمپنی کے سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ کو میری اجازت سے میری گاڑی کے موبائل ریڈیو سے کال کیا۔ تھوڑی دیر تک تمام متعلقہ افراد ہمارے محکمہ کے اور سیکورٹی کے موقع پر پہنچ گئے۔ ضروری کارروائی کے بعد ان محسنوں نے حادثہ کے فارم پر گواہیاں ڈالیں۔ کہ میں 80 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے جارہا تھا۔ اور یہ کہ حفاظتی بند باندھے ہوئے تھا۔ گواہی کے دستخط کرنے کے بعد دونوں حضرات نے مجھے الگ کر کے بتایا کہ ہماری گواہی کے بعد سرکاری گاڑی کی مرمت بھی سرکاری خرچہ پر ہو گی۔ اور تمہاری ملازمت بھی محفوظ ہو جائے گی یاد رہے کہ 80 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار حفاظتی دائرہ کے اندر ہوتی ہے اور سیفٹی بیلٹ دوسرا حفاظتی فیکٹر تھا جو میرے محسنوں کی گواہی سے میرے حق میں مصدقہ دستاویز بن گیا تھا۔ گاڑی کی مرمت کا تخمینہ میری موجودگی میں دس

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ملائیشیا میں الیکٹرانک گورنمنٹ اور سال 2000ء

اکیسویں صدی میں داخل ہونے کے لئے ملائیشیا کی جدوجہد شائد دنیا میں مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں ٹوئن ٹاور کے نام سے دو بلند و بالا عمارات زیر تعمیر ہیں جو کہ دنیا کی بلند ترین عمارت ہوگی۔ یہ عمارت امریکہ کی بلندی ترین عمارت سے بھی زیادہ اونچی ہوگی۔ اسی طرح کوالالپور میں ایک جدید ترین ایرپورٹ زیر تعمیر ہے جس کا افتتاح اگلے سال جنوری میں ہو جائے گا۔ اس میں سالانہ ایک ارب مسافروں کی دیکھ بھال کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اکیسویں صدی کا ایرپورٹ ہے جسے بیسویں صدی میں تعمیر کیا گیا ہے۔

اسی طرح کوالالپور کے قریب ایک الیکٹرانک شہر بسایا جا رہا ہے جسے آج کی دنیا کا عجوبہ کہا جاسکتا ہے۔ یہ شہر جسے ملٹی میڈیا سپر کوریڈور کا نام دیا گیا ہے کوالالپور کے قریب ہی آباد ہو گا۔ اس کی لمبائی 50 کلومیٹر اور چوڑائی 15 کلومیٹر ہوگی۔ اس شہر میں ان اداروں اور کمپنیوں کو وہ تمام سہولتیں دی جائیں گی جو ملٹی میڈیا آلات سے استفادہ کرنا چاہیں گی۔ یہ شہر جدید ترین مواصلاتی ٹیلیفون نظام اور کمپیوٹروں کی سروسز سے آراستہ ہو گا۔ اور اس کے ذریعے الیکٹرانک گورنمنٹ کا قیام ممکن ہو سکے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اس الیکٹرانک گورنمنٹ کے قیام سے پبلک سروس میں انقلاب آجائے گا۔ عوام اس کے ذریعے پیدائش کے سرٹیفکیٹ' سکول میں اپنے بچوں کی رجسٹریشن' ٹیکس کی ادائیگی' ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء اور انشورنس اور ووٹ بھی الیکٹرانک طریقہ سے فون یا کمپیوٹر ٹرمینل کے ذریعہ سے دے سکیں گے۔ تاجر اور کاروباری لوگ بھی کاروباری رجسٹریشن ٹیکس' دیگر حکومتی امور مثلاً انشورنس' ایکسپورٹ امپورٹ لائسنس وغیرہ سب کام اسی الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ کر سکیں گے۔ اور آخر میں سرکاری ملازمین سال 2000ء تک الیکٹرانک حکومت میں اپنی ڈاک 'میٹنگ کے شیڈول 'اور بعض اہم خبروں کو الیکٹرانک ذرائع سے حاصل کر سکیں گے۔ یہ سب کام جدید ترین سائنسی طریقہ پر کمپیوٹر سے ہوں گے۔

○○○

ہندوستان پر پاکستان کی برتری

ہندوستان اور پاکستان میں 50 سالہ گولڈن جوبلی منانے کے متعلق مختلف لوگوں کی مختلف آراء ہیں پاکستا میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگرچہ بھارت کو تو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنی 50 سالہ گولڈن جوبلی منائے کیونکہ اس ملک نے ترقی پاکستان کے مقابلہ میں کافی زیادہ کی ہے۔ لیکن پاکستان میں چونکہ غریب آدمی کی زندگی بہت مشکل ہو رہی ہے اس لئے پاکستانیوں کو گولڈن جوبلی منانے کا کوئی حق نہیں۔

لیکن اس سلسلے میں ورلڈ بنک کی جو مختلف رپورٹیں ابھی تک دونوں ملکوں میں شائع ہوئی ہیں ان کے مطابق پاکستانی کی فی کس آمدنی 2230 ڈالر ہے جبکہ اس کے مقابلہ پر بھارت کی صرف 1400 ڈالر ہے یعنی پاکستان اس معاملے میں بھارت سے 59 فی صد بہتر حالت میں ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ بھارت کے لوگوں کی حالت پاکستانیوں کے مقابلہ میں بہت کمزور اور بری ہے۔

ایکسپورٹ کے معاملہ میں بھی ہمارے لوگوں کا عام خیال ہے کہ بھارت ہماری نسبت سے بہتر پوزیشن میں ہے لیکن فی کس کے حساب سے پاکستان کی ایکسپورٹ 62 ڈالر سالانہ ہے جبکہ بھارت کی 33 ڈالر۔ یعنی ہماری ایکسپورٹ کی صلاحیت بھارت سے دگنی ہے۔ لیکن چونکہ بھارت کی آبادی بہت زیادہ ہے اس لئے اس کی کل ایکسپورٹ بہرحال ہم سے زیادہ ہوگی۔

عام خیال پایا جاتا ہے کہ ہم صرف زرعی اجناس مثلاً کپاس' چاول وغیرہ زیادہ ایکسپورٹ کرتے ہیں جبکہ صنعتی اشیاء کی مقدار ایکسپورٹ میں کم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی ایکسپورٹ کا 85 فی صد تیار صنعتی اشیاء پر مشتمل ہے۔ جبکہ ہندوستان اس کے مقابل میں صرف 75 فی صد صنعتی اشیاء ایکسپورٹ کرتا ہے۔

غربت کے مقابلہ میں بھی پاکستان کا ہاتھ اونچا ہے پاکستان میں صرف 12 فی صد لوگ غربت کی سطح سے نیچے زندگی بسر کرتے ہیں جبکہ بھارت میں یہی شرح 53 فی صد ہے یعنی بھارت کی 50 فی صد سے زیادہ آبادی انتہائی غربت کی حالت میں زندگی بسر کر رہی ہے۔

آج کل کسی ملک کی ترقی کا یہ پیمانہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ اس میں کس قدر غیر ملکی سرمایہ کاری ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں بھی پاکستان میں فی کس کے حساب سے گیارہ ڈالر فی سال کی غیر ملکی سرمایہ کاری ہو رہی ہے جبکہ ہندوستان میں اس کی مقدار 4 ڈالر فی کس سالانہ ہے۔

پس اب جانتے ہوئے کہ صرف سپورٹس میں ہی ہم نے ہندوستان کو ہمیشہ شکست نہیں دی بلکہ دیگر شعبہ ہائے زندگی میں بھی ہم بھارت سے بہتر کارکردگی دکھا رہے ہیں۔ آیئے ہم سب مل کر پاکستان کی 50 سالہ جوبلی منائیں۔

○○○

بھارتی وزیر اعظم کے نسخہ میں خرابی

بھارت کے وزیر اعظم مسٹر اندر کمار گجرال نے ایک جرمن اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے پاکستان اور بھارت کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک نہایت ہی آسان نسخہ تجویز فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت اگر آئندہ چالیس سال تک دوستوں کی طرح رہیں تو مسئلہ کشمیر خود بخود حل ہو جائے گا۔ انہوں نے موجودہ کنٹرول لائن کو بھی مستقل سرحد بنانے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے سیاچین کے گلیشئر پر بھارت پاکستان کے درمیان جاری جنگ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک بے فائدہ مشق ہے جو کہ دو ہمسایہ ملک بلاوجہ کر رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ یہ ایک بہت مہنگی جنگ ہے جس کے متحمل نہ ہم ہو سکتے ہیں نہ پاکستان۔ یہ دونوں ملک غریب ترین ملکوں میں شمار ہوتے ہیں اور انہیں اپنا سرمایہ جنگ میں ضائع کرنے کی بجائے رفاہ عامہ پر خرچ کرنا چاہئے انہوں نے بتایا کہ اس جنگ پر جو مصارف اٹھ رہے ہیں ان سے ہر روز 200 بستروں کا ایک ہسپتال قائم کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دونوں ملکوں کے عوام باہمی تجارت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

مسٹر گجرال نے جو نسخہ تجویز کیا ہے اس میں اور تو کوئی نقص نہیں صرف تقدیم و تاخیر کے باعث گڑبڑ ہو گئی ہے اگر وہ کشمیر کے مسئلے کے حل کو سرفہرست رکھتے تو نہ صرف پاک بھارت کے تمام مسائل بمع تجارت جس کے لئے بھارت بہت زیادہ بے قرار ہے خود بخود حل ہو جاتے بلکہ بھارت اور پاکستان کی دوستی صرف چالیس سال کی بجائے ہمیشہ پر ممتد ہوتی۔

○○○

ماحولیاتی آلودگی

صاف ہوا اور صاف فضا وہ عنصر ہیں جو کہ انسانی زندگی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ سانس نہ آنے کی صورت میں انسان چند منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ قدرت نے تو اس کا اچھا بھلا انتظام کر رکھا تھا۔ لیکن حضرت انسان نے اس میں بھی وہ وہ گل کھلائے ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ جس کی انتہا یہ ہے کہ میکسیکو سٹی میں سڑکوں کے کنارے آکسیجن بوتھ نصب ہیں جہاں سے شہری آکسیجن حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اسی طرح برازیل کے شہرون میں بھی یہی طریقہ رائج ہے۔ اور خدا جانے اب اور کن کن شہروں میں یہ دستور رائج کرنا پڑے گا۔

فضائی آلودگی کی وجہ سے زمین کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے فضا میں تابکاری اور بالائے منفشی شعاعوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جسے گرین ہاؤس ایفیکٹ کہا جاتا ہے۔ اوزون کی حفاظتی پٹی پتلی ہو رہی ہے بلک اب تو اس میں شگاف بھی پڑ چکا ہے۔ اور بعید نہیں کہ ہر پیدا ہونے والے بچے کو پیدا ہونے کے بعد سب سے پہلے فضائی آلودگی سے بچانے کے لئے ماسک پہنچائے جانے لگیں گے۔

ماحولیاتی آلودگی کو پیدا کرنے اور اسکی روک تھاک میں رکاوٹ کا ایک اہم عنصر انسانی آبادی میں اضافہ کو قرار دیا جاتا ہے۔ 1830ء میں دنیا کی آبادی ایک بلین تھین جبکہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ 2025ء تک 8 بلین ہو جائے گی۔ آبادی میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے وسائل کا بے دریغ استعمال ماحولیاتی آلودگی کا سبب بن رہا ہے۔ دوسرے نمبر پر جنگلات کا بے تحاشا کٹاؤ اور ان کی جگہ نئے درخت نہ لگانے کا رجحان بھی خطرناک نتائج کا حامل ہے۔ قدرت نے درختوں کے ذریعے جو سسٹم بنا رکھا ہے وہ ختم ہو کر رہ جائے گا۔

مقصد کہنے کا یہ ہے کہ اگر ان دو باتوں کے متعلق ہی پوری توجہ کی جائے تو ہم اس تباہی سے بچ سکتے ہیں جو ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے سامنے نظر آرہی ہے۔

○○○

کیمیائی ہتھیاروں کے خلاف مہم

کیمیائی ہتھیاروں کے خاتمے کے لئے مختلف گروپوں کے سرگرم کارکنوں نے وائٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کیا ہے۔ کیمیائی ہتھیاروں کے خلاف نعرے بازی بھی کی۔ یہ مظاہرہ مذہبی گروپوں سابق فوجی سپاہیوں اور ہیروشیما ناگاساکی کے ایٹم بم کے متاثرین نے کیا۔ مظاہرے میں خواتین اور بچوں کی کافی تعداد نے بھی شرکت کی۔ پولیس نے ان مظاہرین کو روکنے کی کوشش کی اور پکڑ دھکڑ شروع کر دی اور 69 مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔ جنہیں بعد میں عدالت نے پچاس ڈالر جرمانہ ادا کرنے پر رہا کر دیا۔

مظاہرین نے صدر کلنٹن کو مخاطب ہو کر کہا کہ اب ان خطرناک ہتھیاروں کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ ایک اٹھاون سالہ جاپانی خاتون نے تقریر کرتے ہوئے کہ کہا کہ 52 سال قبل جاپان پر گرائے جانے والے ایٹم بم کی وجہ سے اسے ہڈی کی بیماری لاحق ہو چکی ہے۔ اور وہ ریڑھ کی ہڈی کے کینسر میں مبتلا ہے۔ اور اس کی بہن کی شکل ہی ناقابل شناخت ہو چکی ہے۔ اس نے کہا کہ اسے اس بات سے سخت مایوسی ہوئی ہے کہ جمہوریت کا علم بردار امریکہ کیمیائی ہتھیاروں کو ذخیرہ کرنے میں مصروف ہے۔

○○○

امریکی وزیر خارجہ کا دورہ مشرق وسطیٰ

امریکین وزیر خارجہ مسز میڈیلن البرائٹ نے گذشتہ دنوں مشرق وسطیٰ کا دورہ کیا تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان جو معاہدہ امن ہوا تھا جو اب رکا ہوا ہے اسے دوبارہ شروع کیا جائے۔

اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو نے تل ابیب میں اپنی لیکوڈ پارٹی کے لیڈروں کے ایک اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکن وزیر خارجہ نے اپنے دورہ کے درمیان جو تجاویز پیش کی ہیں ان میں سے اکثر تجاویز سے اسرائیل کو اتفاق ہے ان تجاویز میں امریکی وزیر خارجہ مسز البرائٹ نے یہ تجویز بھی دی تھی کہ اسرائیلی بستیوں کی تعمیر روک دی جائے۔ لیکن نتن یاہو نے اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا ہے گویا کہ پنچوں کا فیصلہ سر ماتھے پر مگر پرنالہ وہیں رہے گا۔ یہ بستیاں موجود جھگڑے کا ایک بنیادی عنصر ہے

اور اگر اس کا مٹانا مانا نہیں جاتا تو پھر امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے۔

بہرحال مسز البرائٹ کی تجاویز میں فلسطینی ریاست کی سرحدوں کی نشان دہی اور فلسطینی علاقوں کے بارے میں حتمی فیصلہ 1999ء تک کرنا شامل ہے۔ اسرائیل نے اس کو بھی مان لیا ہے۔ لیکن 1999ء بہرحال ابھی دور ہے اس لئے اسرائیل کے لئے اس شرط کو ماننا بھی آسان تھا کیونکہ اس کے خیال میں 1999ء جب آئے گا تو دیکھا جائے گا۔

امریکن وزیر خارجہ نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ اسرائیل مغربی کنارے کے دیہی علاقوں سے اپنی فوجیں واپس بلالے۔ ادھر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے برطانوی صدر جان پیٹر نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل کو مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے عمل میں تعطل سے سخت تشویش ہے اور دونوں فریق قیام امن کے مذاکرات کو جلد از جلد شروع کرنے میں دوبارہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم لیفٹیننٹ کرنل صفی اللہ خان صاحب لاہور گردوں میں تکلیف کے باعث C.M.H راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ اس ہفتہ اپریشن متوقع ہے احباب سے موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم وسیم احمد صاحب حلقہ کریم نگر فیصل آباد کی مشکلات اور پریشانیاں دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ سبزی مارکیٹ رحمت بازار میں چند دکانیں خالی ہیں خواہش مند احباب موقع سے فائدہ اٹھائیں نیز 12 عدد دکانیں زیر تعمیر ہیں۔ اچھا موقعہ ہے خواہش مند احباب اپنی اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی سفارش کے ساتھ ناظم جائیداد کے نام بھجوائیں۔

(ناظم جائیداد)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری خالد نعیم صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمان عزیز صاحب مورخہ 97-8-11 کو ایک حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ تدفین احمدیہ قبرستان چک 295 گ ب بیدیاں والا میں ہوئی جنازہ مکرم مولوی منصور احمد صاحب چٹھہ مربی پیر محل نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی کرائی وفات کے وقت انکی عمر 37 سال تھی ان کے پسماندگان کو صبر جمیل ملنے اور انکی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضروری اعلان

○ فرسٹ ایر اور سیکنڈ ایر کے تمام طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ مورخہ 97-8-23 سے موسم گرما کی تعطیلات کے بعد دوبارہ کھل رہا ہے۔ اوقات کار 30-7 سے 30-12 بجے تک ہونگے۔ تمام طلباء نوٹ کرلیں کہ ان کی حاضری 23- اگست سے ہی لازمی ہوگی۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

رپورٹ علمی و ورزشی ریلی حلقہ ننکانہ صاحب

○ مورخہ 18 جون کو حلقہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کے واقفین نو بچوں کی علمی اور ورزشی ریلی کا پروگرام بنایا گیا۔ اس پروگرام میں حلقہ کی پانچ جماعتوں کوٹ دیالداس. ننکانہ صاحب. کرم پورہ وار برٹن. شوکت آباد اور چک نمبر 4 بھگوان پورہ کے 26 واقفین نو اور 30 والدین نے شرکت کی پروگرام کا آغاز مکرم عطاء اللہ صاحب (سیکرٹری وقف نو ضلع شیخوپورہ) کی زیر صدارت شروع ہوا۔ عزیز شبیر احمد ابن نصیر احمد آف شوکت آباد نے کلام الٰہی پڑھ کر سنایا نظم اسعد محمود ابن محمد اشرف نور آف شوکت آباد نے پیش کی بعد ازاں نظم. تلاوت وغیرہ کے مقابلہ جات ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں ثابت قدمی. رسہ کشی اور کلائی پکڑنا کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔ نصاب کے مطابق بچوں سے دینی اور عام معلوماتی سوالات بھی کئے گئے۔ مختلف مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اس پروگرام کی تیاری کے لئے سیکرٹری وقف نو حلقہ ننکانہ صاحب مکرم محمد اشرف نور صاحب مکرم ارشاد احمد صاحب دانش اور مکرم عقیل احمد صاحب عاصم (مربی سلسلہ) نے بھرپور کام کیا وکالت ان سب کی بیحد ممنون ہے۔

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 1

احمدیوں کو جن کا واسطہ دہریوں سے پڑتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر مصنوع کسی صانع کو چاہتی ہے۔ صحرا میں اگر آپ ایک بوٹ بھی پڑا دیکھیں تو لازماً یہ سوال ذہن میں آئے گا اس کو کسی نے بنایا ہے۔ اللہ کی مصنوعات تو معمولی بوٹ سے بہت زیادہ اعلیٰ و ارفع ہیں۔ انسان چاہے بھی تو ایک مچھر تو کیا مچھر کا پر بھی نہیں بنا سکتا۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ انسان تو مکھی کا پاؤں بھی نہیں بنا سکتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر ایک ایسی تحریر یا تصویر ملے جس کے مصنف یا مصور کا علم نہ ہو تو ماہرین اس کے انداز پر غور کر کے معلوم کر لیتے ہیں۔ کہ یہ کس کی تحریر یا تصویر ہو گی اسی اصول پر عمل کرتے ہوئے بائبل پر بھی تحقیق ہو رہی ہے اور ماہرین بتا رہے ہیں کہ بعض آیات اس میں بعد میں شامل کی گئی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس اصول کو خدا کی صنعت پر لاگو کر کے دیکھیں تو کہیں بھی کسی اور کا ہاتھ آپ کو خدا کی صنعت میں دکھائی نہیں دے گا۔ قرآن کریم نے تمام بنی نوع انسان کو چیلنج دیا ہے کہ خدا کی کائنات میں کوئی نقص نکال کر دکھاؤ اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے۔ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا کہ دہریہ اگر خدا کو قبول نہ کرے تو یا تو وہ آنکھیں بند کر رہا ہے یا اسے دکھائی نہیں دے رہا۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی تقریر 1897ء کے حوالے سے فرمایا کہ توحید کو درجہ اتم تک پانے والا وجود آنحضرت ﷺ ہیں۔ جو کہ اس کے بعد عاجزی کا سب سے بلند مقام پا لیتے ہیں یہ عبودیت کا سب سے بڑا مقام ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے آپ کو توحید کے ساتھ عبودیت کے راستے سے باندھا ہے۔ اور خدا کا عبد کامل بننے کا اعزاز پایا ہے۔ یہ ہے خدا کے مقابلے پر خود کو کالعدم سمجھنا۔ اس سے اعلیٰ اخلاق پھوٹتے ہیں۔ کہ یہ بات سامنے آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اخلاق اور صفات اپنائے بغیر چارہ نہیں۔ خدا کی ہستی سے اخلاق کا وجود ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے حضرت امام جماعت الرابع نے حضرت نبی کریم ﷺ تقریر فرماتے تو ایسی اعلیٰ کہ کوئی آپؐ کے برابر نہیں ہوتا۔ میدان جنگ میں جاتے تو جنگ کا حق ادا کر دیتے۔ سخاوت پر آتے تو سونے کے پہاڑ بخش دیتے۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو ایسے حالات سے گزارا گیا کہ آپؐ کی کئی شانیں واضح ہوتی گئیں۔ جنگ احد میں جب ایسے حالات پیدا ہوئے کہ صحابہ میں سے کوئی رک نہ سکتا تھا تو صرف مرد کامل ﷺ رکے۔ اسی طرح جنگ حنین میں ہوا۔

حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے حضرت صاحب نے حضرت نبی پاک ﷺ کی دیگر صفات کو واضح فرمایا۔ کہ باوجود مقدرت انتقام کے فتح مکہ کے موقع پر کفار مکہ کو بخش دیا۔ یہ کیسا عظیم الشان خلق ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی صداقت حسابی طور پر دو جمع دو چار کی طرح ثابت ہے۔

حضرت صاحب نے ایک اہم نکتہ یہ بیان فرمایا کہ جب بھی کسی انسان کو اپنے متعلق یہ خیال پیدا ہو کہ اس نے کوئی اچھا کام کیا ہے تو وہ وقت ہے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کا۔ اس لئے کہ جو بھی نیکی کسی انسان کو حاصل ہوتی ہے وہ حضرت نبی کریم ﷺ کی نیکیوں کا ہی فیض ہے۔ جو جلوہ گر ہے۔ ہر اچھی بات جو کسی دین حق کے پیروکار میں پائی جاتی ہے اس کے لئے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا زیر احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو سمجھنے اور اس کا حق ادا کرنے کی توفیق دے۔

حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے حضرت نبی کریم ﷺ کی ایک اور صفت عسر اور یسر میں اللہ پر راضی رہنا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ انسان نعمت کے حصول کے وقت تو بسا اوقات اللہ پر راضی رہنے میں کامیاب ہو بھی جاتا ہے لیکن عسرت اور تنگی کے وقت میں بہت سے احمدی بھی اس مقام پر فیل ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نعمت اور سختی دونوں امتحانوں میں اللہ تعالیٰ کے کامل وفادار رہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا خدا کی ولایت کا حامل کرنا اور کراماتی بننا انہی دونوں امتحانوں میں کامیاب ہونے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کراماتی بننا ہے تو ان عادات کو بھی اختیار کرو جو کراماتی لوگوں کی ہوتی ہیں۔ اپنے اخلاق کو ایسا اعلیٰ بناؤ کہ صاحب کرامات بن جاؤ۔ اپنی سب بدیوں کو اکھیڑ کر پھینک دو۔

سو بیوت الذکر کے قیام کی تحریک

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جرمنی کی جماعت کو میں نے تحریک کی کہ وہ اگلی صدی شروع ہونے سے پہلے سو بیوت الذکر بنالیں کم از کم ان کی جگہ حاصل کرلیں اور چاہے چھوٹی بیوت الذکر بنائیں مگر ان کو تقویٰ سے سجائیں۔ نمائش کی خاطر نہ بنائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس مقصد کے لئے جرمنی کی جماعت نے 100 گروپس بنا دیئے ہیں جن میں سے ہر گروپ کا یہ کام ہے کہ وہ ایک بیت الذکر بنائے۔

اس ضمن میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی طرف سے تین لاکھ مارک کے عطیہ کا اعلان کیا تھا اس کو اب بڑھا کر میں پانچ لاکھ مارک کرتا ہوں۔ اپنی طرف سے حضرت صاحب نے پچاس ہزار مارک کے جس عطیے کا اعلان کیا تھا اس کو حضرت صاحب نے ڈیڑھ لاکھ مارک تک بڑھانے کا اعلان فرمایا۔ مزید پچاس ہزار حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت صاحب اور پچاس ہزار حضرت صاحب کی بچیوں کی طرف سے۔

حضرت صاحب نے جرمنی کی جماعت کو فرمایا آپ بھی اپنی توفیق بڑھائیں نیز فرمایا جس طرح میں جرمنی کی جماعت سے خوش ہوں خدا کرے کہ اللہ بھی اسی طرح آپ سے خوش ہو۔ آپ پر بخشش کی نظر کرتے ہوئے آپ سے خوش رہے۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد فرمایا ایک بات کہنی میں بھول گیا تھا امیر صاحب جرمنی نے بتایا ہے کہ اس سال جو تین جلسے الگ الگ ہوئے یعنی البانین' بوسنین اور عرب احباب کے جلسے' ان میں سے عرب سیکشن کے انچارج نے بہت محنت سے کام کیا۔ بہت اعلیٰ پروگرام تھے جو جاری رہے۔ ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ باقی سب کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سب لوگوں نے بڑی محنت سے جلسہ کا کام کیا۔ اللہ سب کو جزا دے۔

اس کے بعد حضرت صاحب خدا حافظ اور سلام کہہ کر تشریف لے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 18 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری' وزیر اعظم محمد نواز شریف اور چیف آف آرمی سٹاف نے دو گھنٹے کی ملاقات میں ملکی امن و امان اور قومی سلامتی سے متعلقہ امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ تینوں بڑوں نے انسداد دہشت گردی ایکٹ پر اتفاق کیا۔ انسداد دہشت گردی کے قانون کا مقصد صرف دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرنا ہے سیاسی مخالفین کو نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔ فرقہ پرست تنظیموں کی پشت پناہی کرنے والے ممالک سے بھی دو ٹوک بات کی جائے گی۔

○ سنگین جرائم اور دہشت گردی کے اڑھائی ہزار کیس خصوصی عدالتوں میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سیاست علماء کا کام نہیں ہے۔ وہ اپنا روایتی کردار ادا کریں۔ پاکستان کو اسلامی ریاست بنانے پر ہمیشہ اتفاق رہا ہے۔ لیکن یہاں ہر مذہب والوں کو اپنے نظریئے پر عمل کی اجازت ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے سینٹ اور قومی اسمبلی سے پاس ہونے والے انسداد دہشت گردی کے قانون 1997ء پر دستخط کر دیئے ہیں۔ 60 عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ حکومت نے چاروں ہائیکورٹس سے خصوصی عدالتوں کے لئے جج مانگ لئے ہیں۔ کمی کی صورت میں ریٹائرڈ جج متعین کئے جائیں گے۔ 60 عدالتوں میں سے 18 پنجاب میں' 14 سندھ میں' 8 سرحد میں اور 4 بلوچستان میں قائم کی جائیں گی۔ جن علاقوں میں زیادہ فرقہ واریت ہے وہاں دو اور پر امن علاقوں میں تین تین اضلاع ملا کر ایک عدالت بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جھنگ' لاہور اور ملتان میں دو دو عدالتیں بنیں گی۔ پنجاب میں اپیلٹ کورٹ بھی قائم کی جائیں گی۔ جن میں سے دو لاہور میں ایک راولپنڈی اور ایک ملتان میں اور ایک بہاولپور میں ہوگی۔ 3 کراچی میں اور ایک حیدر آباد میں۔ سرحد میں دو اپیلٹ کورٹس ہوں گی۔ ایک پشاور اور ایک پشاور سے باہر۔ اور بلوچستان میں کوئٹہ کے شہر میں ایک اپیلٹ کورٹ ہوگی۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے جنرل ضیاء الحق کی برسی پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم ضیاء الحق میرے محسن تھے۔ میں ایسا نظام عدل نافذ کرنا چاہتا ہوں جس میں ظالم کو راتوں رات سزا مل سکے۔ اعجاز الحق میرا بھائی ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ اس موقع پر نواز اعجاز بھائی بھائی کے نعرے لگائے گئے۔

○ وزیر اعظم احتساب سیل کے چیئرمین سینیٹر سیف الرحمان نے کہا ہے کہ بے نظیر دور میں کوٹ ادو پاور پراجیکٹ کی نج کاری میں بے قاعدگیاں کر کے قومی خزانے کو 693 کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اس میں بے نظیر آصف زرداری اور شاہد حسن ملوث ہیں۔ غلام مصطفیٰ کھر ملوث نہیں۔ ریفرنس چیف احتساب کمشنر کو بھجوایا جائے گا۔ ان کے پرائیویٹ ریڈیو اور ٹی وی چینل کے لائسنس منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

○ فیڈرل تعلیمی بورڈ اسلام آباد نے انٹرمیڈیٹ کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ پی اے ایف کالج لاہور کالج کی صوفیہ اور سرگودھا کی ہاجرہ 949 نمبر لے کر اول آئیں۔

○ قیدیوں کو چھوڑنے کا وزیر اعظم کا حکم بیوروکریٹس نے خلاف آئین قرار دے دیا۔ قصاص اور دیت قانون کے تحت ملزمان کو معاف کرنے کا اختیار صرف متاثرہ ورثاء کو ہے۔ صدر اور وزیر اعظم ایسے ملزمان کو رہا نہیں کرا سکتے۔ اعلیٰ حکام صرف منشیات' اغوا اور زنا کے مجرموں کو رہا کرا سکتے ہیں۔

○ صدر کلنٹن اگلے سال پاکستان کا دورہ کریں گے۔

○ چک جھمرہ کے قریب پولیس مقابلہ میں دو ڈاکو بھائی ہلاک اور تیسرا فرار ہو گیا۔

○ پانڈو سیکٹر میں پاک فوج نے جوابی حملہ کر کے 6 بھارتی بینکر تباہ کر دیئے ہیں۔ یوم آزادی کے موقع پر فائرنگ میں پہل بھارتی فوج نے کی تھی۔

○ پیپلز پارٹی کے مرکزی نائب صدر اور سابق سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ گولڈن جوبلی کے موقع پر خصوصی عدالتوں کے قیام کا قانون قوم کو تحفہ دیا گیا ہے اس طرح کے کالے قوانین نافذ کرنا بہت بڑا المیہ ہے۔ پولیس کو وسیع پیمانے پر اختیارات دے کر ملک پولیس سٹیٹ بنا دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ پاکستانی پولیس کے حوالے صدر پاکستان اور وزیر اعظم کو بھی کیا جائے تو ان سے بھی اقبال جرم کرا لے گی۔ انہوں نے کہا پولیس کو بغیر وارنٹ کسی گھر میں داخل ہونے کا اختیار دینا انسانیت کی تذلیل ہے۔ خصوصی عدالتیں انصاف کے لئے نہیں انتقام کے لئے بنائی جا رہی ہیں۔

○ پی پی پی کے مرکزی رہنما اعزاز احسن نے دہشت گردی ایکٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ سب سے بڑی دہشت گرد پولیس ہے۔ دہشت گردی ختم کرنے کے لئے دہشت گردوں کو اختیار نہیں دیا جا سکتا۔

○ کل جماعتی حریت کانفرنس کی اپیل پر 15۔ اگست کو بھارت کی یوم آزادی پر سری نگر سمیت جموں و کشمیر کے تمام شہروں میں مکمل ہڑتال کی گئی اور یوم سیاہ منایا گیا۔

○ وفاقی حکومت نے چھوٹے کسانوں کو زرعی قرضے دینے کی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ کسانوں کو 7 دنوں کے اندر قرضہ مل جائے گا۔ جو زرعی زمین کی لاگت کے 80 فیصد کے برابر ہوگا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن کے افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ فاؤنڈیشن کے لئے مختص رقوم کا 80 فیصد حصہ بے روزگار ڈاکٹروں کو بطور قرضہ فراہم کریں۔ حاجت مند ڈاکٹروں کو قرضے کے اجراء میں تاخیر نہ کی جائے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ایک مسودہ قانون کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت بدعنوان اور رشوت خور بیوروکریٹس کے خلاف تطہیر کی مہم کا آغاز کیا جائے گا۔ رشوت سے بنائی جانے والی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد و املاک ضبط کر لی جائیں گی۔

○ وزیر قانون و انصاف خالد انور نے کہا ہے کہ حکومت ضابطہ دیوانی میں ایسی ترامیم لا رہی ہے جس کے تحت اب گواہان ججوں کی بجائے عدالت کے کمیشن کے سامنے گواہیاں دیں گے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر ذوالفقار کھوسہ نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے چھوٹے کاشتکاروں کو زرعی ٹیکس میں چھوٹ دینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پنجاب نے ساڑھے سات ایکڑ پر قائم باغات پر زرعی ٹیکس معاف کر دیا ہے۔ اور نام نہاد کسان بچاؤ تحریک کے بہکاوے میں آ کر جن سادہ لوح کسانوں نے قانون شکنی کی ہے قانون ہاتھ میں نہ لینے کے وعدہ پر ان کے مقدمات واپس لے لئے جائیں گے۔

○ وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ نادہندگان کی جائیدادیں نیلام کر کے 40۔ ارب کے قرضے وصول کئے جائیں گے۔

○ عالمی شہرت یافتہ گلوکار نصرت فتح علی خان لندن میں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے ہیں۔ ان کی میت پاکستان لائی گئی اور فیصل آباد میں سپرد خاک کی گئی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومتی قانون سازی اس کے گلے کا پھندا بن جائے گی۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ حکومت اور عدلیہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

○ ترک پارلیمنٹ نے دینی مدرسے بند کرنے کا بل منظور کر لیا ہے۔ جس پر ملک کے طول و عرض میں بلوے شروع ہو گئے ہیں۔ سینکڑوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بل پر بحث کے دوران پارلیمنٹ میں ہنگامہ ہو گیا۔

گولڈن جوبلی جشن آزادی کے موقع پر
خدمت کے نئے انداز کے ساتھ
جرمن ہومیوپیتھک فارمیسی کی منفرد ادویات ۔۔۔
10ml پوٹینسی | 6x-30-200 | 1000/m | 10m-cm
شیشے کے ڈراپرز میں | 10/- | 14/- | 16/-
PK پلاسٹک ڈراپرز میں | 8/- | 12/- | 14/-
خاص رعایت | 40/- | 40/- | 65/- | 105/- | 75/- | 35/-
117 ادویات کا بکس مع ادویات
خاص تحفہ
زنک، کیپسول اور تحفہ ۔۔۔ جلد فائدہ اٹھائیں۔
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
04524-212300

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
پروپرائٹرز: شہزاد اسلم۔ رضوان اسلم
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون رہائش 7562408

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4.30 تا 8.30 شام

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

ھوالشافی
مرض اٹھراء خصوصاً اور دیگر تمام امراض کے علاج کیلئے
طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون: 211538

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس 6-A/4 گیلری ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائل: 0300-661524
پروپرائٹر ملک عبدالصمد